سوال

(340) طلاق معلق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی بی بی ہندہ کو طلاق صریح دیا پھر کچھ روز بعد رجعت کرلیا پھر مدت کے بعد طلاق کسی شرط پر موقوف کیا اوروہ شرط بھی وقوع میں آگئی اس کے بعد بھی رجعت کرلیا پھر مدت کے بعد ایک اور طلاق صریح واقع کیا۔ اب حاصل سوال یہ ہے کہ شرط والی طلاق اہل حدیث کے یہاں معتبر ہے یا نہیں؟ اگر معتبر نہیں ہے تو رجعت صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرط والی طلاق معتبر ہے یعنی اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو کسی شرط پر طلاق دے اوروہ شرط وقوع میں آجائے تووہ طلاق اس کی زوجہ پر پڑجائے گی اس مسئلے میں اہل حدیث اور غیر اہل حدیث میں اختلاف نہیں ہے ہاں اختلاف ایک دوسرے مسئلے میں ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کوئی اجنبیہ کو جواس کی زوجہ نہیں ہے یوں کہے کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کروں تو یہ طالق ہے یا عام طور پر یوں کہے کہ " میں جس عورت سے نکاح کروں وہ طالق ہے "اس مسئلے میں الحدیث اور غیر الحدیث میں اختلاف ہے اس مسئلے کے متعلق فتح الباری (ص339 مصری) میں یہ عبارت ہے۔

"وہذہ المسالۃ من الخلافیات الشہیرۃ وللعلماء فیہ مذاہب الوقوع مطلقا وعدم الوقوع مطلقا والتفصیل بین ماإذا عین او عمم و منہم من توقف فقال بعدم الوقوع الجمہور وہو قول الشافعی وابن مہدی واحمد واسحاق وداود واتباعہم "

نکلتی ہے اوریہ جانتا بھی ہوتا ہے کہ کیا بول رہاہوں۔

اب جاننا چاہیے کہ اعلیٰ اوراوسط درجے کے غصے میں طلاق نہیں پڑتی اورادنی درجے کے غصے میں پڑجاتی ہے جو شخص مذکورجس کی نسبت سوال ہےاپنے غصے کی حالت کوخیال کرے کہ جس وقت اس نے اپنی زوجہ کوطلاق دیا تھااس وقت اس کا غصہ کس درجے کا تھا؟ اگر اعلیٰ یا اوسط درجہ کا تھا تو طلاق نہیں پڑی اوراگرادنیٰ درجہ کا تھا توپڑگئی لیکن اگر عورت مدخولہ ہے تو بائن نہیں صرف رجعی طلاق پڑی جس میں عدت کے اندر رجعت کرسکتا ہے یعنی اگراس قدردو معتبر آدمیوں کت روبرو کہہ دے کہ میں نے اپنی زوجہ کو جو طلاق دیا تھا اسے میں نے واپس لے لیا تواس کی زوجہ بدستور زوجہ باقی رہے گی اوراگر عدت گزرچکی ہو تو بتراضی طرفین بلا حلالہ پھر نکاح ہوسکتا ہے اگر عورت غیر مدخولہ ہے توایک طلاق بائن پڑگئی لیکن عدت کے اندرخواہ عدت کے بعد بتراضی طرفین بلا حلالہ پھر نکاح جائز ہے زادالمعاد (2044/2) میں ہے۔

"والغضب علی ثلاثۃ اقسام احدہا مایزیل العقل فلایشعر صاحبہ بماقال وہذا لایقع طلاقہ بلانزاع والثانی مایکون فی مبادیہ بحیث لایمنع صاحبہ بماقال وہذا لایقع طلاقہ بلانزاع والثانی مایکون فی

مبادیہ بحیث لایمنع صاحبہ من تصور مایقول وقصدہ فہذا یقع طلاقہ الثالث ان یستحکم ویشتد بہ فلا یزیل عقلہ بالکلیۃ ولکن یحول بینہ وبین نیتہ بحیث یندم علی ما فرط منہ اذا زال فہذا محل نظر وعدم الوقوع فی ہذہ الحالۃ قوي متج

(غصے کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ایک قسم وہ ہے جس میں عقل بالکل زائل ہوجاتی ہے اور اس وقت جو بات غضبناک آدمی کے منہ سے نکلتی ہے اسے کچھ خبر نہیں ہوتی کہ وہ کیا بول رہا ہے اس میں تو بلانزاع طلاق واقع نہیں ہوتی۔

2۔دوسری قسم یہ ہے کہ اس قسم کے غصے کے دوران میں اس کو یہ خبر رہتی ہے کہ وہ کیا بول رہا ہے اور کیا ارادہ رکھتا ہے؟ اس صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے۔

3۔تیسری قسم یہ ہے کہ اس کا غصہ تو مستحکم اور شدید ہوتا ہے لیکن اس کی عقل بالکل زائل ہوتی البتہ وہ اس کے اور اس کی نیت کے درمیان اس طرح حائل ہوجاتی ہے کہ اسے غصے کے دور ہونے پر وہ اپنے کیے پر نادم ہوتا ہے۔یہ قسم محل نظر ہے اس حالت میں طلاق کا عدم وقوع قوی اور مناسب ہے) صحیح مسلم (4771چھاپہ دہلی) میں ہے۔

"وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهما قال: "كان الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ،[1] الحديث

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی)

صفحہ(478)میں ہے۔

"عن طاوس ان ابا الصہباء قال لابن عباس رضی اللہ عنہ: اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وثلاثا من امارۃ عمر؟ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہ نعم"[2]

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے بلاشبہ ابوالصہبا رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت کے تین سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی؟ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:جی ہاں)

سورۃ بقرہ میں ہے

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزوٰجَهُنَّ إِذا تَرٰضَوا بَينَهُم بِالمَعروفِ ... ٢٣٢ سورة البقرة

(اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کر لیں جب وہ آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہو جائیں)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1472)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1472)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 546

محدث فتویٰ